مولای صلِّ وسلّم دائماً ابدًا علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۸ سائیڈ اے ۸۳-۱۲-۱۶

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلٰوۃ والسّلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمّدؐ وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! سیّدنا ابوبکر صدّیق، حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہم کے حالاتِ مُبارکہ اور آپ کے بارے میں جو ارشادات یہاں گزرے ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں تھا یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا وہ حق کہتے ہیں اگرچہ وہ کسی کو کڑوا لگے۔ حق تو کڑوا ہوتا ہی ہے۔ ترکہ الحق وماله من صدّیق۔

حق پر چلنے میں اُن کو ایسا کر دیا ہے کہ اُن کا کوئی دوست نہیں رہا تو حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کے مناقب میں جو ارشاد تھا کہ ـــــ اگر اِنہیں امیر بنالو گے تو قوی، امین اور ایسا کہ لایخاف فی اللّٰہ لومۃ لائم اللہ کے بارے میں کسی کی پروا نہ ہوگی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال نہ ہوگا۔

حضرت علیؓ کے مناقب

وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِیًّا اور اگر امیر بنالو علی کو وَلَا اَرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ اور مَیں تمہیں ایسا کرتا ہُوا نہیں دیکھتا کہ تم ایسا کروگے لیکن اگر ایسے کرلو تو تَجِدُوْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا تو تم ان کو پاؤ گے کہ وہ خود ہدایت پر اور ہدایت دینے والے لوگوں میں ہیں۔ یأخذ بکُمُ الطَّرِیْقَ الْمُسْتَقِیْمَ تم کو وہ سیدھے راستے پر لے کر چلیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ اے خداوندِ کریم! تو

ان کے ساتھ حق رکھنا جہاں بھی یہ جائیں۔

دَورِ خلافت اور اسفار کی کثرت

تو انھوں نے سفر تو کیے اپنے دَورِ خلافت میں فوراً ہی سفر کرنا پڑا اُن کو جمل کے لیے بصرہ کے لیے اور پھر سفر کرنا پڑا صفین کے لیے اور پھر کُوفہ آئے وہاں جمع ہو گئے خوارج پھر اُن کے لیے اُنھوں نے تیاریاں کیں اور گئے اہواز کے علاقہ میں اُن سے جو لڑائیاں ہوتی رہیں تو اس طرح سے رہے تو وہ ساڑھے چار سال دَورِ خلافت میں اسی طرح سے خاصا وقت گزر گیا۔

تمام اہلِ سُنّت کا اتّفاق ہے کہ وہ حق پر تھے انکے ارشادات باغیوں کے متعلق بعد میں قانون بن گئے

لیکن ان کو یہی کہا جاتا ہے سب لوگ یہی تسلیم کرتے ہیں کہ وہی حق پر تھے اور جو کچھ اُن کے ارشادات ہیں لڑائیوں میں باغیوں کے بارے میں عین حالتِ جنگ میں وہ سب ارشادات ائمہ اہلِ سُنّت امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہم سب نے ان ارشادات پر ایسے حالات میں عمل کرنا بتلایا ہے وہی چیز جو اُنھوں نے بتائی وہی قانون قاعدہ بن گیا۔

چند مثالیں

انھوں نے مثلاً یہ ایک قاعدہ بنایا تھا کہ لڑائی میں پہل نہیں کرنی جب تک ہمارا مدمقابل کوئی کارروائی نہیں کرے گا۔ ہم بھی کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ یہی اُصول ہے حکومت جو ہے باغی سے سبقت نہیں کرے گی۔ مار پٹائی میں، حملہ میں، قتل میں، لڑائی میں سبقت نہیں کریگی۔ توقف کرے گی سمجھائے گی، موقع دے گی۔ اگر اس موقع سے وہ ناجائز فائدہ اُٹھائیں اور کوئی کارروائی کریں اس طرح کی پھر مقابلے میں آنا ٹھیک ہے۔

نمبر ۲۔ اُنھوں نے مثلاً اُصول بتایا جو آدمی رجوع کرے اسے چھوڑ دیں، چنانچہ چھوڑ دیتے تھے۔ کسی کو قیدی بنا کر نہیں رکھا۔

باغی مروان کی قید اور رہائی

بصرہ میں جو سب سے پہلی لڑائی ہوئی ہے اس میں یہ مروان قید ہو کر آیا ہے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دیا بلکہ سب کو چھوڑ دیا۔ اُنھوں نے اعلان کیا بصرہ میں داخل ہونے سے پہلے کہ جو آدمی اپنے گھر کا دروازہ بند کرے (پس تم اندر نہ جاؤ) چھوڑ دو اسے۔ جو آدمی ہتھیار ڈال دے اُس کو بھی چھوڑ دیا۔ کوئی آدمی لڑ رہا ہے لڑتے لڑتے وہ بھاگ

کھڑا ہوا جب وہ بھاگ کھڑا ہوگا تو پیچھے سے حملہ نہیں کرتے تھے اسے بھاگنے دیتے تھے اور اگر کوئی آدمی زخمی ہوگیا ہے تو پھر یہ نہ کرو کہ اس کو اور زخمی کرکے ختم کردو بلکہ اس کے مرہم پٹی کرو اس کو اٹھالو تو یہی چیزیں ساری کی ساری قاعدے بن گئے ضابطے بن گئے قانون بن گئے جو کچھ انھوں نے فرمایا اس کو تمام علمائے اہلِ سنّت نے تمام فقہائے اربع نے اور اُن کے متبعین نے اپنے ہاں قانون بنایا۔ امام مالک ہوں، امام احمد ہوں، امام اعظم ہوں، امام شافعی ہوں سب اُن کے اقوال پیش کرتے ہیں کہ اُنھوں نے یہ فرمایا تھا لہٰذا ایسے حالات میں یہ حکم ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد ہُوا کہ اِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِیًّا وَلَا اُرَاکُمْ فَاعِلِیْنَ اگر تم امیر بنالو علی کو تو میں نہیں خیال کرتا کہ تم ایسا کروگے۔

باغیوں کی یلغار، حضرت عثمانؓ کی شہادت

اور قدرتی طور پر ایسی صورت بنی ہے اور حالات ایسے عجیب پریشان کُن ہوگئے کہ باغی جمع ہوگئے چڑھائی کرکے آگئے۔ مدینہ منوّرہ پر کنٹرول اُن کا ہوگیا اور جب کسی کا کنٹرول ہوجائے تو ہلنا، حرکت کرنا بات کرنی، جانا نکلنا وہاں سے، یہ سب مشکل اور ناممکن ہوجاتے ہیں تو اُنھوں نے خلیفہ وقت حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا۔

حضرت علیؓ سے خلیفہ بن جانے کی درخواست اور اُن کی جانب سے انکار

شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درخواست کی کہ آپ امیر ہوجائیں آپ کے ہاتھ پر ہم بیعت کرتے ہیں۔ یہ درخواست کرنے والے وہی باغی تھے جنھوں نے شہید کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو۔ اُنھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع کردیا کہ تمہارے کہنے سے میں بیعت نہیں کروں گا اور بھی صحابہ کرام کے پاس یہ لوگ گئے کہ آپ یہ امارت قبول کرلیں۔ سب نے منع کردیا پھر مدینہ منوّرہ کے باشندوں نے کہا کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ حکومت پر کوئی بھی نہ ہو، بے حکمران کے حکومت چلے یہ تو بالکل ہُوا ہی نہیں کرتا اور دُنیا میں کسی بھی جگہ نہیں ہے۔

اہلِ بدر کا مقام

تو ان کو آپ نے یہ جواب دیا کہ یہ معاملہ ایسے ہے کہ مَیں تم لوگوں کے کہنے سے بھی بیعت نہیں لُوں گا جب تک اہلِ بدر نہ آئیں تو اس وقت بدری حضرات جو تھے وہ اسّی کے قریب حیات تھے باقی تین سو تیرہ حضرات میں سے سب کے سب یا وفات پاگئے

تھے یا شہید ہو گئے تھے۔ جو مسیلمہ کذّاب سے جہاد ہوا اور جہاد ہوئے اُس میں وہ جاتے رہے اور شہید ہوتے رہے تو اسّی کے قریب صرف حضرات رہ گئے۔

وفات کے وقت بھی اپنے مال کو صالحین پر خرچ کرنے کا جذبہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو اُس وقت اُنھوں نے وصیت کی تھی کہ ہر اہلِ بدر میں سے جو بھی زندہ ہو میرے ترکہ میں سے ہر ایک کو اتنا اتنا ہدیہ پیش کر دینا یہ اُنھوں نے وصیّت فرمائی تھی تو اس وقت شمار کیا گیا تو وہ سو تھے جن میں خود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ تو چند سال بعد یہ ہوا کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے تو وہ اسّی باقی تھے۔

آپ نے اہلِ بدر کے اصرار پر بیعت لی

یہ لوگ آئے اور اُنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بات کی درخواست کی تو پھر اُنھوں نے بیعت کی ہے۔

حضرت علیؓ پر الزام جھوٹا ہے

اَب یہ سمجھ لینا کہ یہ جو کچھ کارروائی ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف وہ معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کی تھی یہ تو بہت بڑی گمراہی ہے اور بہت بڑی تاریخی غلطی ہے یہ سازش چلتی رہی ہے پانچ چھ سال، پانچ چھ سال کے بعد وہ اتنے غالب آگئے اتنے مضبوط ہو گئے کہ مدینہ منوّرہ پر چڑھائی کر کے آگئے۔ خلیفہ وقت کو شہید کر دیا تو گویا یُوں سمجھنا چاہیے کہ ریاست کے ایک اہم حصّہ پر چھا گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس میں قصور نکالیں تو بالکل غلط بات ہے ابھی تو اُن کی حکومت شروع بھی نہیں ہوتی تھی۔ جس وقت وہ (یعنی باغی) اتنی قوّت میں آئے تھے اُس وقت تو حکومت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تو نہیں تھی۔

یہ تحقیق نہیں بلکہ تحریف ہے

لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو اس طرح کی تحریرات آج کل تیار کر رہے ہیں شائع کرتے ہیں ان کو نام تحقیق کا دیتے ہیں یہ تحقیق نہیں ہوتی تحریف ہوتی ہے اور اس میں ایسی باتیں درج ہیں جو تاریخ کے بالکل خلاف ہیں اور یہ بھی تاریخوں میں ہماری موجود ہے کہ بیعت اُنھوں نے جب لی۔ جب اہلِ بدر نے اُن سے سوال کیا اور اُنھوں نے فرمایا تھا کہ یہ تمہارا حق ہے جب مدینے والے آتے تھے تو اُن سے کہا کہ یہ تمہارے کہنے سے بھی میں

بیعت نہیں کرتا تا وقتیکہ اہلِ بدر آئیں۔ اُن کو وہ معتبر جانتے تھے۔

حضرت عمر رض، معیارُ اللہ اور رسول کی خوشنودی

جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا وفات کے وقت چھ آدمی جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی تھے وفات کے وقت وہ جس پر متفق ہو جائیں وہ خلیفہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہ ہے کہ اہلِ بدر جس پر متفق ہو جائیں وہ خلیفہ ہے۔

حضرت علی رض کے ساتھ اہلِ بدر کی بہت بڑی تعداد تھی

اور اہلِ بدر کسی کے ساتھ چند بھی ہوں تو بڑی بات ہوتی ہے جبکہ جو ہم نے شمار کیے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ لشکروں میں پچیس اہلِ بدر تھے تو یہ بہت بڑی تعداد ہے پھر ہم نے یہ کوشش کی کہ اُن کے نام بھی نکال لیے جائیں تو انیس بلکہ اکیس آدمیوں کے نام تو ہمیں مل گئے لہٰذا یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ پچیس آدمی اہلِ بدر کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ لشکروں میں رہتے تھے۔ تو اہلِ بدر نے پھر اتفاق کیا آپ کی خلافت پر تو اُن کے لیے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَیْثُ دَارَ تو اس کا سیدھا سادا ترجمہ اور تفسیر یہی ہے کہ جہاں بھی یہ جائیں حق پر رہیں غلط بات پر نہ رہیں تو جب ان کا دورِ خلافت آیا تو پھر اُن کا سفر ہی بڑھا ہے ایک سفر فوری طور پر جو کرنا پڑا وہ بصرہ کا ہے وہاں سے سفر کیا صفین وہاں سے پھر کوفہ وہاں پھر وہ گڑبڑ شروع ہو گئی خوارج کی۔ پھر سفر کیا تو اہواز کا یہ علاقہ جو ایران کا ہے یہاں وہ خوارج جمع ہو گئے تھے اور ان خوارج کی بہت عجیب عجیب باتیں تھیں نا سمجھی کی باتیں جو پہلے سُنا بھی چکا ہوں۔

خوارج کی زیادتیاں اور ظلم حضرت علی رض کی جانب سے حملہ کا حکم

ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی ——— اور سمجھایا کچھ نے رجوع کر لیا اور کچھ نے نہیں کیا رجوع، بالآخر لڑائی ہوئی لڑائی بھی اس اُصول پر کہ پہلے حملہ نہیں کرنا حتّٰی کہ اُنھوں نے ایسی زیادتی کی کہ ایک صحابی ہیں آپ نے نام سُنا ہوگا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا اُنھیں کفارِ مکہ نے ——— انگاروں پر لٹا دیا کرتے تھے اور اُن کی چربی نکل آئی تھی کمر کی۔ اُن صحابی کے لڑکے حضرت عبد اللہ ابن خباب رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی دونوں کو ان خوارج نے شہید کر دیا جو اہواز میں

تھے۔ جب ایسے کیا ہے انھوں نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان پر حملے کا حکم دیا تو اہواز میں ان کی بہت بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی اور وہ سب کے سب ختم ہو گئے تھے۔

بظاہر خوارج بڑے نیک تھے نبی علیہ السلام کی پیشین گوئی اور حضرت علی رضی کا یقین

اور خدا کی قدرت ہے یہ لوگ خوارج جو ہیں قرآن پاک بھی پڑھتے تھے قاری بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھو تلاش کرو ان میں وہ آدمی ہوگا۔ علامت بتائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھوں نے تلاش کیا کہا کہ نہیں ملا تو انھوں نے کہا مَا كَذِبْتُ وَلَا كُذِبْتُ نہ میں نے جھوٹ بولا ہے نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔ وہ آدمی ضرور ملے گا۔ اس صفت کا کہ جس کا ایک ہاتھ جو ہوگا وہ ناقص ہوگا اور اس میں بوٹی ہوگی ہلتی ہوگی یہ بوٹی گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔ اس صفت کا آدمی مقتولین میں تلاش کرو تلاش کیا پھر نہیں ملا پھر انھوں نے کہا کہ اگر ایسے ہے کہ ایسا کوئی آدمی ان میں نہیں ملا تو قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ تم نے گویا بہترین لوگوں کو مار دیا کیونکہ بہت عبادت کرتے تھے۔ قرآن پاک بھی پڑھتے تھے قاری بھی تھے وَاِلَّا قَتَلْتُمْ خَيْرَ النَّاسِ تلاش کرو پھر تلاش کیا کسی ایک طرف جا کر کہیں وہ ملا۔ کسی گڑھے میں یا جھاڑیوں میں وہاں سے نکال کر لائے اُسے اُس میں وہی علامت تھی کہ اس کا ایک بازو جو تھا وہ ایسے تھا جیسے عورت کا پستان ہوتا ہے اور حرکت کرتا ہے۔ حضرت علی رضی نے جب یہ دیکھا تو فوراً سجدے میں گر گئے کہ یہ بات صحیح نکلی اور صحیح تھی اور ہم نے صحیح لوگوں کو پکڑا ہے۔

خوارج کے بارے میں نبی علیہ السلام کے سخت کلمات

ان لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ اس طرح کے کلمات ہیں قَتْلَ عَادٍ اگر میں اپنے زمانے میں پاؤں اور وہ لوگ ظہور کر لیں اور قوت پکڑ لیں تو میں اُن کو ایسے ختم کر دوں جیسے قوم عاد کو ختم کیا گیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دَور بظاہر پریشان کن دَور ہے اور سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے لیکن حق کا معیار جو ہے وہ آپ ہی کے کارنامے ہیں سارے آپ ہی کے اقوال ہیں اور فتوے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

❁